حضرت قبلہ مائی صاحبہ

سفر آخرت

رپورٹ: غلام مصطفی القادری ☆

حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے ۹ سال بعد آخر آپ کی شریک حیات، جانشین ضیاء الامت کی مادر گرامی، ہم وابستگان دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، الکلیۃ الغوثیہ، دربار عالیہ امیر السالکین بھیرہ شریف کی اماں جی بھی ہم سے جدا ہو گئیں۔

اپنی حیات مستعار کی سانسیں پوری کر کے دار فنا سے دار بقا کو سدھار گئیں اور اپنے رب کے جوار رحمت میں جا پہنچیں۔ حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر ملال کے بعد یہ چوتھا صدمہ جانکاہ ہے جس سے ہم دوچار ہوئے، بالخصوص جانشین ضیاء الامت کے لئے سخت آزمائش اور امتحان کی گھڑی ہے، پہلے جناب شیخ الحدیث قاضی محمد ایوب رحمۃ اللہ علیہ حرکت قلب کے عارضہ میں انتقال فرما گئے اور ابھی یہ خلا پر نہ ہوا تھا کہ پیکر ایثار و وفا علامہ پیر مختار احمد ضیاء رحمۃ اللہ علیہ اسی تکلیف میں داغ مفارقت دے گئے اور اب اماں حضور کا ہمارے سروں سے سایہ عاطفت اٹھ گیا، زندگی کی چلچلاتی دھوپ میں جن کی دعائیں سائبان کا کام دیتی تھیں، حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کے بعد جنہوں نے اپنی رحمت کے پر پھیلائے ہوئے تھے اور ہمیں اپنی محبت و شفقت کے دامن میں سمیٹے رکھا، ہمیں بکھرنے نہ دیا، کسی محرومی کا احساس نہ ہونے دیا، حضور کے روشن کئے ہوئے حکمت و معرفت کے چراغوں کی لو کو مدھم نہ ہونے دیا، اپنے خون جگر سے ان کی لو کو بڑھایا، بلاشبہ آپ کا سانحہ ارتحال دارالعلوم، الکلیۃ الغوثیہ، آستانہ عالیہ سب کے لئے بہت بڑا دھچکا اور

☆ مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ داتا نگر بادامی باغ لاہور

نقصان عظیم ہے۔

ہفتہ ۴ جون کو صبح ہی سے فضا بدلی بدلی سی لگ رہی تھی، ایک انجان سی اداسی محسوس ہو رہی تھی، ایک نامعلوم اضطراب نے دل ودماغ کو جکڑ رکھا تھا، یوں لگتا تھا کہ کچھ ہونے والا ہے، کوئی روح فرسا حادثہ کوئی جانکسل واقعہ پیش آنے والا ہے، کچھ سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ یہ قلق کیسا، یہ کرب کیوں؟ سورج ڈوبا تو پتا چلا کہ یہ غم واندوہ بے جا نہ تھا، ہزاروں بے نواؤں کے سروں پردست شفقت رکھنے والی مہربان ہستی نے پیام اجل آنے پر اپنے رب کو لبیک کہہ دی ہے اور خلد بریں میں جاگزیں ہونے کے لئے سفر آخرت پر رواں ہوگئی ہیں۔

نماز مغرب کے بعد میں کھانا کھانے کے لئے بیٹھا ہی تھا کہ موبائل پر کال آئی، لائن پر برادرم احسان الحق تھے فرمایا" قبلہ مائی صاحبہ انتقال فرما گئی ہیں" افسوس ناک خبر سن کر بدن میں سنسنی دوڑ گئی۔" انا للہ وانا الیہ راجعون " میں نے فوراً قبلہ استاذی مکرم ازہری صاحب سے رابطہ کیا اور ہدایات لیں اپنے جان پہچان والے دوسرے احباب کو اس سانحہ کی فون پر اطلاع دی۔

حضرت قبلہ مائی صاحبہ بیمار تو عرصہ سے تھیں، آخری دنوں میں بیماری نے شدت اختیار کرلی تھی، چند دن پہلے آپ کا عمر ہسپتال واقع جیل روڈ لاہور میں آپریشن ہوا تھا آپریشن کے بعد آپ لاہور میں قبلہ حاجی صاحب کے گھر میں ہی مقیم تھیں، اپنی آخری سانسیں یہیں لاہور میں پوری کیں۔ شام 7:50 بجے آپ کا انتقال ہوا، قبلہ حاجی صاحب اور میجر صاحب آپ کا جسد خاکی لیکر بھیرہ شریف پہنچے، اماں جی کے وصال کی خبرات ہی کو پورے ملک میں پھیل گئی تھی، صبح اخبارات پر بھی خبر لگی ہوئی تھی، مصطفائی تحریک نے انٹرنیٹ پر بھی خبر چلادی تھی۔ جنازہ شام چھ بجے طے پایا تھا۔ ہم اگلے روز قافلہ کی صورت میں بھیرہ شریف پہنچے، جناب احسان الحق صدیقی، مولانا ظہور احمد مولانا حافظ احمد منصور، مولانا ایاز احمد چشتی ہمراہ تھے۔

قدرت کے کاموں کو کون جانتا ہے،، کل کیا ہونے والا ہے، اس کی کسے خبر ہوئی ہے۔

وصال سے پہلے قبلہ مائی صاحبہ کی حالت کچھ بہتر تھی، قدرے افاقہ تھا۔ انہیں دنوں قبلہ عالم کو کیمبرج یونیورسٹی لندن سے دعوت آ گئی، یونیورسٹی میں بین المذاہب امن کانفرنس ہو رہی تھی جس میں ٹونی بلیئر جیسی بہت سی عالمی شخصیات مدعو تھیں، آپ نے امی حضور سے اجازت لی اور کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن تشریف لے گئے، دوران کانفرنس ہی آپ کو مائی صاحبہ کے وصال کی اطلاع دی گئی۔ آپ نے اپنے میزبانوں سے فوراً رخصت لی اور وطن مراجعت فرما ہوئے۔ مولانا عبدالباری، سید لخت حسنین شاہ چیئرمین مسلم ہنڈز انٹرنیشنل، اشفاق احمد خاں، سربراہ ہیلپنگ ہنڈز آپ کے ہمراہ تھے۔ 1:30 بجے آپ لاہور اترے اور 4.00 بجے آپ بھیرہ شریف پہنچے۔

لنگر شریف کے سامنے ہم راستے پر اپنی نظریں لگائے آپ کے انتظار میں کھڑے تھے ،جیسے ہی آپ کی گاڑی نمودار ہوئی ہم لپک کر آپ کی طرف بڑھے۔ محبوب صاحب نے لنگر شریف کے گیٹ کے سامنے گاڑی روکی ،آپ کو دیکھتے ہی بے ساختہ آنکھیں جھلک پڑیں، آپ استقامت کا کوہ گراں بنے ہوئے تھے۔ تھکن اور غم سے چہرہ سرخ ہوا پڑا تھا، حاجی صاحب، میجر صاحب اور دوسرے بھائیوں اور عزیزوں نے آگے بڑھ کر استقبال کیا، باری باری گلے ملے۔

اس کے بعد آپ سیدھے پرانے لنگر خانے تشریف لے گئے جہاں قبلہ مائی صاحبہ کا مرقد تیار کیا جا رہا تھا، پہلے لنگر شریف کے مغربی طرف کے ایک کمرہ میں آپ کا مزار بنانے کا پروگرام بنایا گیا تھا، گڑھے کی کھدائی بھی ہو گئی تھی لیکن وہ جگہ قبلہ پیر سید زاہد صدیق شاہ صاحب کو پسند نہ آئی انہوں نے مین گیٹ کے بالکل سامنے شمالی جانب کے کمرے میں جگہ تجویز کی۔ مرزا آصف صاحب نے بھی اپنی ماہرانہ رائے دیتے ہوئے شاہ صاحب کی تائید کی۔ چنانچہ پھر اسی جگہ آپ کا مرقد تیار ہوا۔ آپ آئے معائنہ کیا اور اسے ہی پسند فرمایا۔ اس

کام کی حاجی صاحب اور میجر صاحب خود نگرانی فرما رہے تھے۔

یہاں سے فارغ ہو کر آپ دربار عالیہ تشریف لے گئے، پہلے دربار شریف پر حاضری دی، پھر مجلس خانہ میں تشریف لائے، جنازہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے مہمانوں سے ملے، ارادتمندوں اور علماء وفضلاء نے دست بوسی کی، کچھ وقت یہاں بیٹھ کر آپ لنگر شریف تشریف لے گئے اور تجہیز و تکفین کا جائزہ لیا۔

الکرم اور القمر کیمپس دونوں میں عقیدت مندوں کا جم غفیر تھا، ایک ہجوم عاشقاں تھا جو اپنی محسنہ اور مخدومہ ماں کے حضور اپنی عقیدت کے آنسو نذر کرنے آئے تھے، الکرم کیمپس کے احاطے میں شامیانے لگے ہوئے تھے، لگتا ہے پہلے یہیں جنازہ پڑھانے کا پروگرام تھا، لیکن جب ہزاروں محبت رکھنے والوں کو کشاں کشاں بھیرہ شریف کی طرف امڈتے دیکھا تو پھر القمر کیمپس کے احاطے میں نماز جنازہ پڑھانے کا فیصلہ کیا گیا جو نسبتاً زیادہ وسیع ہے۔

نماز عصر پڑھنے کے بعد ٹھیک 4.45 منٹ پر لنگر شریف سے جنازہ برآمد ہوا، خاندان کے افراد نے اٹھا رکھا تھا، کسی غیر کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہ تھی۔ گو عقیدت اور حصول برکت کی تمنا حدود شرع کو توڑنے پر دل کو اکسا رہی تھی۔

لنگر شریف سے جنازہ گاہ تک طلبہ ارادتمند اور عقیدت کیش دو رویہ قطار میں کھڑے تھے، قصیدہ بردہ شریف لبوں پر جاری تھا، کیف آگیں اور روح پرور منظر تھا ایسا سفر آخرت ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا یہ اسی کا نصیب ہوتا ہے جس نے اپنے رب کے ساتھ سچی لو لگائی ہو۔ قبلہ عالم آگے آگے چل رہے تھے۔ ہم دوستوں نے آپ کو اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔ کیونکہ ایسے موقع پر خود کو قابو میں رکھنا اور آداب کا خیال کرنا کچھ مشکل ہو جاتا ہے۔

قصیدہ بردہ شریف کی جانفزا صداؤں میں جنازہ احاطہ میں پہنچا، مولانا محمد اسلم رضوی صاحب نے سپیکر پر صفیں سیدھی کرنے کا کہا، صف بچھیں تو قبلہ عالم نے کئی صاحبان شریعت و طریقت کو نماز پڑھانے کی درخواست کی سب نے آپ ہی پر اتفاق کیا چنانچہ آپ نے

بڑھے، مصلیٰ پر تشریف لائے اور خود اپنی جنت کی نماز پڑھائی، نماز کے بعد پیر سید تنور حیدر جلالپور شریف نے دعائے خیر فرمائی۔ دعا کے بعد جمعرات ۱۰ بجے صبح قل شریف کا اعلان کیا گیا۔

نماز کے بعد جنازہ پرانے لنگر شریف لیجایا گیا، جہاں آپ کا مرقد آپ کی آرامگاہ آپ کی منتظر تھی، جسد خاکی کو تابوت رکھ کر سپرد خاک کیا گیا، نماز مغرب تک تدفین بھی پایہ تکمیل کو پہنچ گئی، یوں ہماری پیاری اماں ہمیشہ کے لئے جنت مکین ہو گئیں۔

جمعرات ۷ جون ۱۰ بجے ختم قل کی تقریب ہوئی، پہلے قرآن خوانی ہوئی، پھر درود شریف پڑھا گیا، مولانا محمد انور قریشی نے ماں کی عظمت کے موضوع پر خطاب فرمایا، آخر میں قبلہ عالم نے دعا فرمائی اور ختم قل کی محفل اختتام پذیر ہوئی۔

نماز جنازہ اور ختم قل میں شرکت کرنے والی شخصیات کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

صاحبزادہ حبیب نواز سیال شریف، مفتی منیب الرحمٰن کراچی، علامہ غلام محمد سیالوی کراچی، ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی لاہور، مفتی محمد خاں قادری لاہور، پیر مظہر حسین منگانی جھنگ، پیر تنویر حیدر جلال پور شریف، صاحبزادہ فضل کریم فیصل آباد، ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن، دیوان آل حبیب، دیوان عظمت علی پیر افضل قادری، مولانا معراج الاسلام، میاں احمد سیفی، حمید جان سیفی، صاحبزادہ فیض الحسن کاسہواگ شریف، صاحبزادہ سعید دریا شریف، پیر فضل ربانی نیریاں شریف، صاحبزادہ سلطان العارفین، صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ سعید احمد شرقپوری، ڈاکٹر فضیل عیاض قاسمی موڑہ شریف، احمد علی شاہ وارثی، خواجہ عابد نظامی، خواجہ نظام الدین تونسہ شریف، خواجہ نصر محمود، خواجہ عبدالمناف، قاری سید صداقت علی شاہ، خواجہ معین الدین کوریجہ کوٹ مٹھن، پیر شعبان فرید کلیام شریف، ڈاکٹر اسحٰق قریشی، پیر عتیق الرحمان ڈھانگری صاحب، پیر شمیم صابر کلس شریف، پیر ریاض الحسن سلطان باہو، پیر نقیب الرحمان صاحب عیدگاہ، پیر معین الحق صاحب، گولڑہ شریف، پیر نصیر الدین صاحب گولڑہ

شریف، صاحبزادہ معین الدین سیال شریف، پیر سلطان علی شاہ جنگالی شریف، سید فیصل سلطان ہجکہ شریف، امجد علی چشتی، انجینیر اعجاز ثروت قادری، راجہ ظفر الحق، چیئرمین ظفر اقبال جھگڑا جنرل سیکرٹری، انور علی چیمہ، جسٹس محمد رفیق تارڑ سابق صدر پاکستان، شہزادی ٹوانہ، صاحبزادہ نور الحق قادری، ایم این اے، صدیق الفاروق، سردار طاہر علی شاہ چنیوٹ، انور حیات ملک، ڈاکٹر خالد رانجھا، حاجی جاوید اقبال چیمہ ایم این اے، سید طاہر رضا بخاری ڈائریکٹر جنرل اوقاف، عامر سلطان علی چیمہ صوبائی وزیر، سبطین خان، راجہ زمرد خان راولپنڈی ایم این اے، خواجہ سعد رفیق لاہور، کیپٹن ظفر اقبال، ثناء اللہ قادری کشمیر، بختیار احمد، غلام حسین، سول جج، جسٹس فدا محمد خان، سول جج چوہدری مختار احمد رانجھا، فرید احمد پراچہ، مختار احمد رانجھا۔

حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ

ابن حسن کرم، مجاہد تحریک ختم نبوت، حضرت قبلہ عالم
الحاج حافظ پیر محمد امین الحسنات شاہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف
کی والدہ محترمہ

کے وصال پر ملال پر ہم خانوادہ ضیاء الامت کے ہر فرد سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور مرحومہ و مغفورہ کے درجات کی بلندی کیلئے دعا گو ہیں